خطبات

خواجہ شِمسُ الدّین عظیمی

Audio cd 46

Track 1

Time 42:31

۱۔ساری کائنات اللہ کی روح ہے

آج یقینا سارے اسلام کے لئے یہ بہت بڑا المیہ ہے اور میں تو سمجھتا ہوں کہ سارے مسلمان قوم کے لئے یہ لمحہ فتحہ ہے کہ جب مسلمانوں کی تعداد ایک عرب کے قریب ہے۔اور عالم اسلام میننہ پیسے کمی ہے نہ وسائل کی کمی ہے نہ انفرادی قوت کی کمی ہے ۔سب کچھ ہو نے کے باوجود جو کچھ ہوا ہے میرا مقصدباوری مسجد ہندوستان سے ہے ۔جو کچھ ہوا ہے وہ اتنا بڑا علمیاء ہے اور اتنی بڑی ذلت اور رسوائی ہے پوری مسلمان قوم کی یہ سمجھ میں نہیں آتا اس ذلت او ررسوائی کے داغ کوکس طرح دھویا جا سکتا ہے ۔ یہ سب کچھ جو کچھ ہوا ہے یاغیر مسلم حضرات کو اتنا بڑااقدام کر نے کی جو جرت ہو ئی ہے میرے تجربے کی بنیاد پر عمر کے لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں اتنی بڑی جرت ا سلئے ہو ئی ہے مسلمان قوم میں اتحاد نہیں رہا مسلمان قوم پارا پارا ہو گئی اور مسلمان قوم تفرکوں میں بٹ گئی ۔سر زمین سندھ پر ایک عورت کی بے حرمتی کی گئی نتیجے میں سارا اسلام ہل گیا اور اس عورت کی عزت اور نامعوس کی حفاظت کے لئے یہاں مسلمان لشکر داخل ہوا محمد بن قاسم کے کمان میں اور وہ کچھ ہوا جو تاریخ میں دیکھا کہ ہندوستان میں اسلام داخل ہو گیا ۔ہم پھر آج بھی مسلمان برصغیر میں موجود ہیں وہی اسی کا نتیجہ ہے کہ ایک مسلمان عورت نے جب آواز دی اپنے مسلمان بھائیوں کو اپنی عزت نامعنوس کی حفاظت کے لئے تووہاں سے ایک لشکر درار آگیا اور فتح کر تا ہوا سندھ سے ملتان پہنچ گیا محمد بن قاسم اور ہو تے ہو تے پورے ہندوستان میں اسلام داخل ہو گیا اورآج تک وہ اسلام ہندوستان میں موجود ہے اب جبکہ مسلمانوں کی حالت ہر اعتبار سے اچھی ہے ۔مالی اعتبار سے بھی اچھی ہے ،علمی اعتبار سے بھی اچھی ہے ۔ تعداد کے اعتبار سے بھی اچھی ہے ،کاروباری نقطہ نظر کے اعتبار سے بھی اچھی ہے ۔پھر یہ کسی جرت ہو گئیں غیر مسلموں کو کہ انہوںنے مسجدکے تحافظ کو بر باد کر دیا اور سارا عالم اسلام دیکھتا رہے گیا ۔ایسا لگتا ہے جیسے ایک طرف مسلمان تو موجود ہیلیکن ان کے اندر روح موجود نہیں ہے ۔اگر عالم اسلام میں روح موجود ہو تی تو کبھی بھی اتنا بڑا فاصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ مسجدکو جو دنیا میں جس کی نابودسب سے زیادہ متبرک اہمیت ہے ۔ اس کو اس لئے ڈھا لیا جاتا ۔اور اس کی وجہ جیسے کہ میں نے عرض کیا وہ یہ ہے یہاں ہم رسول اللہ ﷺ کی نام لیوا تو ہیں رسول اللہ ۔ سے خود کی وابستگی بھی ظاہر کر تے

ہیں ۔ہم حضور پاکﷺ کی امت بھی ہیں ۔لیکن حضور پاک ﷺ کی جو تعلیمات
ہیان پر ہمارا عمل زبانی کلامی ہو گیا ہے۔ اندر سے ہم کھوکھلے ہیں۔اور اس
کھوکھلے پن کی وجہ یہ ہے کہ مسلما ن جسمانی اور مادی وسائل میں اتنا زیادہ
مصروف ہو گیا ہے کہ وہ اس بات کی ضرورت کی ہی نہیں سمجھتا کہ
مسلمان قوم کا جو تشاکس ہے ،مسلمان قوم کا جو اپنا میزاج ہے ،مسلمان قوم
پر اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں اور رحمتیں ہیں وہ ان کی طرف بھی کبھی آنکھ اٹھا
کر دیکھیں۔جب روح نکل جاتی ہے روح جسم بے جان ہو جاتا ہے ۔ اور جب جسم
بے جان ہو جاتا ہے تو سب جانتے ہیں اس کا مقصد اسکے علاوہ کچھ بھی نہیں
رہتاکہ اس بے جان جسم کو ایک گڑھے میں ڈال کر مٹی میں دفن کر دیا جائے اور
قبر کے اندر وہ کیڑوں کی جیونٹیوں کی خوراک بن جائے ۔یہ سب کیوں ہوا اس
کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اجتماعی طور پر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے
ساتھ پکڑنے کا جو حکم تھا اس کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ قرآن پاک،میں فرماتے ہیں
وتا ...اللہ کی رسی کو متحدہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لواور آپس میں تفرکے
نہ ڈالویہ دنیا کا قانون ہے کہ اجتماعیت حیثیت اور انفرادی حیثیت کا الگ الگ ایک
مقام ہو تا ہے وہ یہ ہے کہ انفرادی حیثیت میں دوسرے لوگ بڑی آسانی سے
غالب آجاتے ہیں ۔ اور اجتماعی حیثیت میں دوسرے لوگ کسی اجتماعی حیثیت
میں نہ چلے جاتے ہیںاور نہ انہیں ختم کر سکتے ہیںآپ دیکھئے یہ سب دنیا کا حال
یہ ہے کہ جب ہم غیر مسلموں کو زندگی گزارتے دیکھتے ہیں یعنی یورپ کو جب
ہم دیکھتے ہیں تو وہاں آپ دیکھئے کہ وہ اس قدر متحد ہیں کہ انکو کوئی آدمی
للکار ہی نہیں سکتا اس لئے وہ متحد اور مسلمانوں کا عالم یہ ہے ان کے اندر وہ
تفرکہ بازی شروع ہو گئی ہےتو وہ تفرکہ بازی جھو ہے وہ بڑھتے ہی چلے جارہی
ہے ۔الگ الگ ٹکڑیوں میں الگ الگ گروہوںمیں لوگ بٹ گئے ہیں اور غیر مسلم
اس بات کو سمجھ گئے ہیں کہ مسلمانوںکی اجتماعی حیثیت کو جب تک ہم پارہ
پارہ کر تے رہے گے ہمیں غلبہ حاصل رہے گا ۔اور جس روز مسلمان ایک
اجتماعیت ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گیا اس روز ہم زمین پر سے نسبت و نابود
ہو جائیں گے۔ اور یہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے جب تک اسلام میں اجتماعیت نہیں
اسلام کا ہمیشہ غلبہ رہا۔اسلام کی ہمیشہ حکمرانی رہی ساری دنیا میں
سازشوں کے تحت ،مسلی احاطو کے تحت ایسے ایسے پروگرام بنا ئے گئے اور بنائے
جارہے ہیں ۔ کہ جس سے مسلمانوںکی جو اجتماعیت ہے وہ ختم ہو جائے گی ۔
حالانکہ ہم جب اسلام کا تذکرہی کرتے ہیںتو اسلام کا آپ دو لفظوں میں ترجمہ
کریں کہ اسلام کیا چیز ہے ۔تو وہ دولفظ یہ ہے کہ اسلام اجتماعیت کے علاوہ
کچھ نہیں جب ہم ارکان اسلام پر غوروفکر کرتے ہیں تو وہاں بھی ہمیں
اجتماعیت کے علاوہ کچھ بھی نظر نہیں آتا رسول اللہﷺ نے مسلمانوں کو
اجماعیت کا ایساپروگرام عطا کیا کہ مسلمان کی ساری زندگی اجتماعی زندگی
بن گئی ۔اب آپ دیکھے محلوں میں مساجدہو تی ہی ہر مسجد میں پانچ وقت
آذان ہو تی ہے ۔مقصد یہ ہے کہ محلہ کے لوگ اجتماعی حیثیت میں ایک جگہ

جمع ہو کر اللہ کی طرف رجوع ہوں اور ساتھ ساتھ یہ ہے کہ مسجدمیں جو
لوگ جمع ہوں محلے والے محلے کے لوگ ایک دوسرے کے دوکھ دردسے واقفیت کر
تے ہوں اور ایک دوسرے کے کام آئیں ۔پھر مساجد سے بلند تر ہو کر جمعہ کا ایک
اجتماع ہو ۔جامع مسجد اس میں کئی محلے ا یک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ایک
شہر میں دو تین مساجد ہو تی ہیں ۔اقع ہر مسجد جامع مسجد ہو نے لگی اور
ہر مسجد میں بڑے بڑے اجتماع ہو تے ہیں ۔وہاں بھی منشاء یہی ہے کہ محلے
کی سطح سے اٹھ کر شہری سطح پر مسلمان ہر ہفتے ایک اجتماعی پروگرام
میں شریک ہوں ۔اور محلے کی سطح سے اٹھ کر شہروں کے جو مسائل ہیان کو
حل کر ے اور شہری آبادی کی بنیاد پر مسلمانوں کے آپس میںتعلقات ہوں ۔پھر
آپ نے دیکھا کہ رمضان شریف آجاتا ہے ۔رمضان شریف میں جن لوگوں کو اللہ
تعالیٰ روزے رکھنے کی توفیق عطا کرتا ہے ۔آپ دیکھتے ہیں کہ فجر کی آذان ہو
تی ہے ۔اگر اس شہر میں پچاس لاکھ آدمی اللہ کی اس آواز پر کہ آذان ہو گئی
ہے روزے رکھنے کے لئے منہ بند کر لیا جائے کچھ کھانا پینا نہیں ہے۔تو پچاس لاکھ
آدمی اپنا منہ بند کرلیتے ہیں اور حلال چیزیں اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں ۔گرمی
ہو، سردی ہو ،برسات ہو ،گلہ خشک ہو جاتا ہے ،پیاس سے حلق میں کانٹے پڑ
جاتے ہوں لیکن چونکہ فجر کی آذان ہو گئی ہے ۔اوراجتماعی پروگرام کے تحت
مسلمان یہ بات جانتا ہے کہ اللہ ا ور اللہ کے رسول کا یہ حکم ہے کہ جب
اجتماعی طور پر آپ نے اپنا منہ بند کر لیا ہے تو کھانا پینا آپ نے روک دیا تو منہ
اسی وقت کھلے گا جب اجتماعی طور پر سب لوگ کھا ئیں گے ۔آپ بارہ بارہ
گھنٹے تیرا تیر ا گھنٹے ،چودہ چودہ گھنٹے اور یورپ کے تو کئی مقا م ایسے ہیں
وہاں اکیس اکیس گھنٹے ،انیس انیس گھنٹے لوگ بھوکے رہتے ہیں کیوں اس لئے
کہ روزہ ایک اجتماعی پروگرام ہے ۔ایک ایسا فرض ہے جس میں اجتماعیت کے
علاوہ کچھ نہیں ۔جب مغرب کے وقت آذان ہو تی روزے کے افطار کا وقت ہو تا
ہے اور مسلمان اجتماعی طور پر روزہ افطار کر تے ہیں اور سب کھا تے پیتے ہیں
۔اس کے بعد عیدین کی نماز آتی ہے عیدین کی نماز میں لاکھوں کا مجموعہ ہو تا
ہے وہاں ایک امام ہو تا ہے لاکھوں آدمی ہو تے ہیں جب وہ وہاں پر اللہ
واکبرکہتا ہے تو لاکھوں آدمی ہاتھ باندھ لیتے ہیں اور جب وہ امام اللہ واکبر کہہ
کر رکوع میں جاتا ہے تو لاکھوں آدمی رکوع میں چلے جاتے ہیں ۔جیسے یعنی ایک
فوجی مشق ہے جس طرح فوج کا افسر جو اپنے سپاہیوں کو اٹینشن کر دیتا ہے
سارے اٹینشن ہو جاتے ہیں ۔اس طرح ایک امام اللہ واکبر کہتا ہے تو سارے لوگ
ہاتھ باندھ لیتے ہیں ۔یہ بھی ا یک اجتماعی پروگرام ہے ۔یہ حج آپ غور فرمائیں
حج حج میںبیس بائیس لاکھ آدمی کا اجتماع ہو تا ہے ۔بیس بائیس لاکھ آدمی ایک
شہر میں جمع ہو کر ایک ہی طرح نماز پڑھتے ہیں ،ایک ہی طرح سجدے کرتے
ہیں ،ایک ہی طرح رکوع کرتے ہیں۔ایک ہی طرح مینا میں جا کر ایک ہی طرح
صیحح کر تے ہیں اور ایک ہی طرح قربانی کرتے ہیں۔حج کے پروگرام پر بھی اگر
آپ غور کریں تو یہ پروگرام بھی اجتماعیت کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔اس مختصر

سی تفصیل کا منشاء یہ ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو مسلمانوں کو
گروہوں میں بٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتا ہےجو مسلمانوں کو گروہوں میں تقسیم
نہیں کر تا بلکہ وہ اجتماعیت کا حکم دیتا ہے ۔اب آپ غور کریں اس وقت دنیا
کی آبادی میں نوے کروڑ مسلمان ہیںاگر نوے کروڑ مسلمانوں میں رسول اللہﷺ
کی عطا کر دہ اجتماعیت میں پانچ وقت کی نماز میںجیسی اجتماعیت ہے ،جمعہ
جیسی اجتماعیت ہے ،رمضان میں جیسی اجتماعیت ہے ،عیدین میں جیسی
اجتماعیت ہے،حج میں جیسی اجتماعیت ہے اگر نوے کروڑ مسلمانوں میں یہ
اجتماعیت موجود ہو تو دنیا کے کسی

capter

مسلمانوں کے علاوہ کسی کی حکومت ہو سکتی ہے یہی بات اسلام نے رسول
اللہﷺ کواجتماعیت کو مسلمان کا لعین قرار دے دیا ہے غیر مسلم اس بات کو
سمجھ گئیہیں اور انکے ذہن میں یہ بات آگئی ہے کہ اگر نوے کروڑ مسلمان
کروڑ مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائے تو دنیامیں مسلمانوں کے علاوہ
کوئی بھی قوم حکمران نہیں ہو سکتی اور ایسا ہوا ہے تاریخ شاہد ہے کہ جب
تک مسلمانوں میں اجتماعیت رہی مسلمانوں کی حکومت ساری دنیا پر رہی اور
مسلمان حکمرامت کے رہے اور آج جو حکمرا نہیں یہ مسلمانون کے اندر تفرکہ
ڈال کرمسلمانونکو گروہوں میں تقسیم کر دیا جو حکمراں بن گئے ہیں ساری دنیا
پر ان کا حال یہی تھا جو آج مسلمانوں کا ہے یہ جو وہمیں چوٹے لگتے ہیں
ہماری نشست ہمیں چوبائے جاتے ہیں جن سے ہماری ودیدوں سے خون نکالا جاتا
ہے وہ صرف یہ ہے کہ کسی طرح مسلمان اللہ اور اللہ کے رسول کے دئے ہو
ئے اجتماعی پروگرام میں ایک جگہ جمع ہو جائیں ۔جیسے جیسے مسلمانونکے اندر
اجتماعیت ختم ہو تی رہی مسلمان گروہوں میں تقسیم ہو تا رہا اسی مناسبت
سے مسلمان رسول اللہﷺ کی تعلیمات سے بھی دور ہو تے رہے اور اللہ کی
رحمت کے جو دروازے ا س کے اوپر کھولے ہوئے تھے وہ برابر بند ہو تے رہے وہ
برابر بند ہوگئے ۔اس لئے کہ اللہ جو ہے اس کا قابو ہے ۔غیر مسلموںمیں جب
ہم نظر ڈالتے ہیں تو وہاں بھی یہ بات نظر آتی ہے وہ اس بات کی کوشش کر
تے ہیں کہ ان کے اندر اجتماعیت ہو ان کے اندر گروہوں بندی نہ ہو ۔یہ کو
علمیہ ہواہے ہندوستان میں قتنی بڑی دوکھ اور درد کی بات ہے کہ جس کو
الفاظ میں تو بیان کیا ہی نہیں جاسکتا اس کی وجہ صرف یہ ہے وتصمو... یہ
جو آیت ہے اس پر مسلمانوں کا عمل نہیں ہو اہےہم نے سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے
کارکونان کے اب سے دس بارہ سال پہلے جب غوروفکر کیا تو ذہن میں یہ بات
آئی کہ اگر مسلمانونکے اندر اجتماعیت دوبارہ پیدا وہ جائے تو مسلماناپنا کھویا
ہواوقار دوبارہ حاصل کر لے گا ۔ مسلمان دوبارہ دنیا پر حکمراں ہو سکتا ہے
لیکن اگر اجماعیت سے بہرومیت کرتے رہے تواورا جتماعیت سے دوری کا یہی
حال رہا توجو اب چودہ سو سال کے بعد ہو گیا ہےتو نتیجہ ا س کااس سے بھی

خراب نکلنے والا ہے ۔جو حالت آج مسلمانونکی ہے تو اس اجتماعیت کو برحال
کرنے کے لئے اور اس اجتماعی پروگرام پر چلنے کے لئے تو پہلی بات تو یہ ہمیں
رسول اللہﷺ کی بات سے آگاہ ہوناہو گا ۔ہمیں رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس سے
زبانی قلمی نہیں دلی محبت ہونی چاہئے ۔جب تک ہمارے اندر رسول اللہﷺ کی
محبت جاگیر پیدانہیں ہو گی ۔جب یک ہم اللہ کو حاضر اور ناظر نہیں سمجھیں
گے اس وقت تک ہمارے اندر اجتماعیت نہیںآئے گی اور ہم گروہونمیں تقسیم
نہیں ہو تے رہے ۔تو اب اور لوگ بھی کوشش کررتے ہیں اور کرتے رہیں ۔ہم نے
بھی یہ کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لئے اللہ
اور اللہ کے رسول اللہﷺکے نام پر بلایا جائے ۔اور اس کا طریقہ ہم نے یہ اختیارکیا
ہے کہ ایسی بیٹھک بنا ئی جائیں ایسی ریلی بنا ئی جائیں جہاں مسلمان خواتین
مسلمان مرد اور بچے جمع ہوں اور جمع ہو نے کے بعد ان کو وہ علوم پڑھوائے
جائیںجو علوم روحانیت سے متعلق ہیں جو علوم رسول اللہﷺ کے اس مشن کے
متعلق ہے جس مشن میں یہ کہا جاتا ہے کہ ساریء کائنات کا کنبہ اللہ ہے اور
ساری کائنات کا قبول اللہ ہے ۔اس کنبے کو ایک جگہ جمع کر نے کے لئے ہم نے
ایک پروگرام بنا یااور پروگرام یہ ہے کہ لوگوں کو اکٹھا کیا جائے اور ان کے سامنے
یہ بات رکھی جائے کہ سارے مسلمان بھا ئی بھا ئی ہیں ۔سارے مومن بھا ئی بھا
ئی ہیں کوئی بڑاکوئی کسی کو ضبط نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ...عربی
آیت...یہ جو قبیلوں میں تم ہو یہ قبیلے اس لئے ہیں کہ تمہارا تعارف ایک بہت
بڑا قبیلہ ہو ظاہر ہے اس میں چچا ،طیا،پھوپی،ماموںخاندانی ایک رشتے داری
ہے ۔وہ اتنی وسع تر ہوجائے گی حقوق کا پورا کرنا مشکل ہو جائیگا ۔لیکن
صرف انسان کو جو فضلیت اس بنیاد پر ہے کوئی انسان کتنا متقی ہے اور کوئی
انسان کتنا اللہ اور اللہ کے رسول اللہﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے ۔ان
تعلیمات کوپھیلا نے کے لئے آپ یہاں جمع ہیں عظیمی ڈائجسٹ روحانی قائم کی
گئی ہے اللہ تعالیٰ ہمیںآپ کوسب کو اجتماعی پروگرام میں شریک ہو نے کی
توفیق عطا فرمائے ۔اور اللہ تعالیٰ تفرکوں سے محفوظ رکھے جب تک ہم تفرکوں
سے نہیں نکلیں گے اس وقت تک دوبارہ ہمیں نہ عزت ملے گی اور نہ زمین پر
حکمرانی ہمارا مقدس بنے گی ۔ زمین پر حکمراں ہو نے کے لئے زمین پر پائیدار
زندگی گزار نے کے لئے زندہ قوموں میں شریک ہو نے کے لئے یا زندہ قوم بنے کے
لئے ضروری ہے کہ ہم اجتماعی طور پر اپنی زندگی گزاریں اور تفرکوں میں نہ
پڑھیں ۔کوئی ضروری نہیں ہے اگر ایک آدمی آپ کے مسلخ کے خلاف نماز پڑے یا
کوئی مسلخ کے خلاف بات کر تا ہے تو آپ اس سے لڑیں اور نہیںآپ سے یہ کہے ۔
مسلحہ اپنی جگہ ہے قوم اپنی جگہ ہے مذہب اپنی جگہ ہے ۔ جب یی صورت
حال ہوجائے گی تو اس بات کی امید کی جاسکتی ہے کہ مسلمانوں کو جب
مسلسل رسوائی اور ذلت کا سامنا ہے ۔عراق میں رسوائی ،ایران میں
رسوائی ،یورپ میں رسوائی ،کشمیر میں رسوائی،برطانیہ میںرسوائی ، کون سا
ایسا مقام ہے جہاں مسلمانونکو رسوائی کے علاوہ عزت ملی ہے ۔اور عزتن کو

محفوظ رکھنے کے لئے عزت کے لئے اصول کے لئے ہم نے یہ پروگرام بنا یا ہے آئیے
اکٹھے مل کر بیٹھیں رسول اللہﷺ کی تعلیمات پر عمل کریں اور جسمانی تقاضوں
کو پورا کتے ہوئے اپن روح سے بھی واقف ہوں۔آپ سب جانتے ہیں جو زندہ آدمی
ہے جو زندہ آدمی میں جو حرکات ہو سکتی ہے ،اس زندہ آدمی کی جتن ی بھی
خواہشات ہیوہ اسی وقت تک ہے وہ مادی جسم کے ساتھ روح کا م رشتہ
برقرار رہتا ہے ۔آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جسمانی وجود سے مادی وجود سے
روح اپنارشتہ توڑ لیتی ہے تووجود کی حیثیت کچھ بھی نہیں رہتی نہ اس
وجودمیںکوئی حرکت رہتی ہے نہ اس وجود میں کوئی خواہش رہتی ہے ۔اور نہ
اس وجودکو پیاس لگتی ہے نہ بھوک لگتی ہے ،نہ اس کے اندر کوئی تقاضہ زندگی
کا ہو تا ہے ۔اس سے ثابت ہوا کہ زندگی کے جتنے بھی تقاضے ہیں، زندگی کے
اندر جتنے بھی حرکات و سکنات وہ اسی وقت تک ہے جب تک اس مادی وجود کے
ساتھ روح موجود ہے ۔جب تک اس مادی وجود کے ساتھ روح کے اپنا رشتہ قائم
کیا ہوا ہے ۔جیسے ہی اس مادی وجود سے روح اپنا رشتہ توڑ لیتی ہے تو اس
مادی وجود کا مقصد اس کے علاوہ کچھ نہیں رہے گیا ۔قبرستان میں لیجاکر کر
اس میں بھر بھر مٹی ڈال دیں ۔تو روحانی رشتہ تو تلاش کرنے لے لئے سب سے
پہلے یہ بات ضروری ہے کہ آپ اور آپ کا ایمان اور احکام اللہ او ر اللہ کے
رسول اللہﷺ پر ہو ۔اس بعد یہ ضروری ہے کہ آپ کے اندر اس بات کا یقین ہو
کہ مرنے کے بعد بھی ایک اور زندگی ہے ۔جو کچھ ہم یہاں کر رہے ہیں اس
زندگی کے بارے میںہمیں جواب دہ ہو نا ہے ۔اگر ہم نے اچھی زندگی گزاری ہے
تو وہاں ہم ثواب دے ہیں۔اور اگر ہم نے اچھی زندگی نہیں گزاری تو پریشانی
اور عذاب ہمارا مقدر بن جا ئے گے ۔جب ہم یہ دیکھتے ہیں روحانی اور جسمانی
وجود کارشتہ کیا ہے تو ہمارے سامنے یی بات آتی ہے کہ مادی وجود تو الگ الگ
ہے شکل صورت الگ ہیں جسمانی تقاضے بھی الگ ہو سکتے ہیں۔لیکن پوری
نوع انسانی پانچ ارب کی آبادی میں روح ایک ہی کام کر رہی ہے ۔پانچ ارب کی
آبادی میں روح ایک ہی کام کر رہی ہے ۔لیکن پانچ ارب کی آبادی کے افراد الگ
ہیں ۔تو اب کوئی بندہ کوئی مسلمان کوئی اللہ اور اللہ کے رسول کا مریداپنی
روح کو تلاش کر لیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے پانچ ارب آبادی کی
روح کو ڈھونڈلیا ہے اور تلاش کر لیا ہے ۔جب اس نے پانچ ارب آبادی کی روح کو
ڈھونڈلیا ہے اور تلاش کر لیا ہے اور د یکھ لیا ہے تو اس کے یقین میں یہ بات آگئی
ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہے وہ ایک ہے اور اللہ تعالیٰ کی بنا ئی ہو ئی روح بھی
ہے ۔باقی سارے جو ہے انسان مختلف شکلوں کے یہ روح کے بہروپ ہیں۔جب
کوئی انسان اپنی روح سے واقف ہوجاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ رسول
اللہﷺ کی روح مبارک سے بھی واقف ہو جاتا ہے ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ
پیغمبروںکی روح سے بھی واقف ہو جاتا ہے ۔اس کا مطلب یہ ہے وہ فرشتوں
کی روح سے بھی واقف ہو جاتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمانوں اور
زمین میں جتنی بھی مخلوقات ہیںہر مخلوق کی روح سے اس کا رابطہ تعلق

اوررشتہ قائم ہو جاتا ہے ۔میں اس بنیاد پر روح ایک ہے۔آپ دیکھیں پانی ہے پانی
ہم سب پیتے ہیں ۔تو سب لوگ جانتے ہیں پانی زندگی کے لئے ضروری چیز ہے ۔
درخت میں پانی وہی کام کر تا ہے جوہمارے اندر کرتا ہے یعنی ہمیں بھی سیراب
کر تا ہے اور درخت کو بھی سیراب کر تا ہے ۔دیکھیں پرندوں میں انسان اس
پانی سے سیراب ہو تا ہے پانی پی کے پیاس بھوج جاتی ہے اس کے اندر انرجی
آتی ہے ۔ اس طرح پرندے بھی پانی پی کر اپنی پیاس بھوجاتے ہیںاسطرح
چرندے ،درندے ،حشرات الارض، دنیا کے اندر موجود چیز جس کے اندر جان ہے وہ
اس بات سے واقف ہے کہ پانی کے بغیر اس کی زندگی قائم نہیں رہے گی ۔یہ
ظاہری چیز ہے جو آپ کی ہمارے سامنے ہے اسی طرح ہم اپنی روحانی آنکھ
سے آپنی روح کو دیکھ رہے ہیں تو ہمارے سامنے اللہ کا بنا یا ہوا یہ سارا قانون
آجاتا ہے کہ یہ ساری کائنات روح کے روح کے علاوہ کچھ نہیں۔ جب روح اس
کائنات کے افراد سے اپنا رشتہ جوڑ لیتی ہے تو جس چیز کے ساتھ روح نے اپنا
رشتہ جوڑ لیا ہے وہ بھنس ہوبلی ہو ،گائے ہو ،بکری ہو ،انسا ن ہو ،فرشتہ ہو
،پانی ہو ،پرندے ہو ،درخت ہو،پھول ہو ،پھل ہو ،عورت ہو ،مرد ہو ،بچے
ہو ،جب تک روح اس جسم کے ساتھ اپنا رشتہ قائم رکھتی ہے وہ چیز موجود
ہے ۔اور جب روح اس جسم سے اس تصویر سے اس روپ سے اپنا رشتہ توڑ لیتی
ہے اس کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے ۔فناہو جاتی ہے ۔ درخت کو اگر پانی نہ ملے
وہ بھی فنا ہو جائے گا ۔درخت کو اگر پانی نہ ملے وہ بھی فنا ہو جائے گا ۔انسان
کو اگر پانی نہ ملے وہ بھی فنا ہو جائے گا ۔ بالکل اسی طرح جب اندرکی آنکھ
کھل جاتی ہے کسی آدمی کے اندر روحان آنکھ تو وہ یہ دیکھتی ہے اگر روح کا
رشتہ کسی انسام کے ساتھ اگر روح کا رشتہ کائنات میں کسی فرد کے ساتھ فرد
نہیں ہے وہ اس فرد کے اوپر بنا ہے ۔روح کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے
تمہیں کھنکتی مٹی بجری سے بنایا ہمارا ایک پتلا بنایا اور وہ پتلا ایک ناقابل شے
ہے ۔نہ ا س کے اندر حرکت تھی نہ وہ سن سکتا تھا ،نہ وہ بول سکتا تھا ،نہ اس
کے اندر جذباتی احساسات تھے ہم نے اس پتلے کو خلا ء سے بنا یا اور اس پتلے کے
اندر ...اور ہم نے اس پتلے کے اندر سے اپنی روح میں سے ایک حصہ نکال کر پتلے
کے اندر ڈال دیا انسان کے اندر اس کا مطلب یہ ہوا انسان جانورانسا ن کی جان
اور انسان کے اندر اللہ کی روح کام کررہی ہے ۔ انسان کے اندر اللہ کی صفت
کام کررہی ہے ۔جب کو ئی انسان اپنی روح سے واقف ہو جاتا ہے ۔چونکہ روح
اللہ کا ایک حصہ ہے ۔اس لئے وہ اللہ سے بھی واقف ہو جاتا ہے اور اسے اللہ کا
بھی عرفان حاصل ہو جاتا ہے ۔اور جس بندے کو اللہ کا بھی عرفان حاصل ہو
جاتا ہے ۔ظاہر ساری کائنات چونکہ اللہ کی محتاج ہے اس لئے ساریم کائنات اس
کے سامنے جھک جاتی ہے ۔جب مسلمانوں کے اندر ایسے لوگ موجود رہے جس
اپنی روح ست واقفیت حاصل تھی جنہیں ان کا عروج رہا اور جب مسلمان قوم
سے ایسے لوگ نکل گئے جو اپنے روح سے واقفیت حاصل کر نے کی جدوجہد اور
کوشش کر یں اسی وقت سے مسلمانوںکے اوپر ذلت اور خواری ،فساد اور

پریشانی اگر مسلمانوں کو اقدار سے پریشانی سے اللہ کے عذاب سے بچنا ہے اگر
مسلمان کو زندہ قوم بن کر اس زمین پر رہنا ہے تو اس کا بہت ہی آسان
نسخہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی روح سے واقفیت حاصل کر ے۔روح سے واقفیت
حاصل کر نے کے لئے آپ کو کہیں باہر نہیجانا۔روح سے واقفیت حاصل کر نے کے
لئے آپکو پہاڑوں پر نہیں چڑنا ۔روح سے واقفیت حاصل کر نے کے لئے آپ کو اپنا
کاروبار نہیں چھوڑنا۔روح سے واقفیت حاصل کر نا اس لئے ممکن ہے کہ روح تو
آپ کے اندر ہے جب تک روح آپ کے اندر ہے آپ زندہ ہیں۔ جب روح آپ کے
اندرنہیں آپ زندہ ہی نہیں ۔تو جو چیز آپ، کے اندر موجود اس کو تلاش کر نا
کون سا مشکل کام ہے تو اس روح کو تلاش کرنے کے لئے اس روح کی تلاش کے
بعد رسول اللہﷺ عرفان حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کر نے کے لئے
سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم ان تعلیمات پر عمل کریں جن تعلیمات کی
بنیاد پرروح سے واقفیت حاصل ہو ۔ہم وہ علوم پڑھیں اور سکھیں جن علوم کی
بنیاد پر ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ جب تک ہمارے اندر روح نہ ہو تو ہم ایک لاش
ہیں ایک مردہ جسم ہیں ۔اگر آپ دیکھیمردہ جسم کو ایسی چھوڑ دیستو آپ کے
جسم میں چینٹے چڑنے شروع ہو جائیں گے ۔اس لئے کہ چیونٹوں کو اس بات کا
علم ہو جاتا ہے کہ اب اس جسم میں سے روح نکل گئی لہذاتو اس پروگرام پر
عمل کر نے کے لئے آپ اپنی روح سے کس طرح واقف ہو ں ہوں کون سے علوم
ہیں جن علوم کی بدولت آپ اپنے سارے دنیاوی کام کر تے ہو ئے اپنے بچوں کے
اپنے رشتے داروں کے حقوق پورے کرتے ہو ئے اپنے قوم اپنے ملک کے حقوق پورے
کرتے ہو ئے اپنی روح سے واقفیت حاصل کرلیں۔اس دنیا میں جگہ جگہ سنٹر قائم
کئے ہیںاس کا نام مراقبہ ہال رکھا ہے اورکراچی میںہم نے کتنے سنٹر قائم،کئے
ہیں اورمزید جدو جہد اور کوشش میں لگے ہو ئے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ
روحانی علوم سے آگاہ ہو جائیں ۔عظیمی لائبری سے یی سنٹر قائم کئے گئے
ہیںآپ سے درخواست ہے یقین ہے آپ تھوڑا سا وقت نکال کرچوبیس گھنٹے میں
زیادہ نہیں تو پندرہ منٹ،بیسہ منٹ وآدھا گھنٹہ نکال کر یہاں جمع ہو ں اور جمع
ہونے کے بعد اس بات کو یقینی بنا ئیں کہ آپ کو اپنی روح سے واقف ہو نا ہے اور
جب آپ یہ پروگرام بنا ئیں گے ایک سے دو دو سے تین تین سے چار ایک جماعت بن
جائے گی اور اس جماعت میں جب بہت سارے لوگ ہو جائیں گے ۔خاندان بن
جائیں گے ایک وقت ایسا آئے گا انشا اللہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات عام
ہو جائیں گیں ۔حقیقی تعلیمات ان تعلیمات کۓ بنیاد پرمسلمان کو اللہ کا عرفان
حاصل ہو جائے گا ۔ جن تعلیمات کی بنیاد پر اپنی روح سے واقف ہو ں ۔انشا اللہ
ہماری تو عمر اتنی رہی نہیں توڑی سی رہے گئی ہے لیکن ایک توقع ہے کہ
مستقبل میں انشا اللہ ایسا وقت ضرور آئے گا جو مسلمان اپنا کھو یا ہوا مقام
ضرور حاصل کر لے گا ۔رسول اللہﷺ کی آغوش محبت جس کو نصیب ہو جائے
گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے اپنی روح کو سمجھنے کی اپنی روح کو جا ننے
کی اور روحانی علوم کو سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے ۔آپ سب حضرات کا

شکریہ آپ حضرات تشریف لائے انشا اللہ آپ نے تھوڑی سی بھی جدوجہد کی
کوشش کی تو روحانی علوم سیکھنا کو ئی مشکل کام نہیں ہے مشکل اس لئے
نہیں ہے کہ روح آپ کے اندر ہے بس تھوڑاسا وقت دینا ہے جیسے جیسے آپ کی
تواجہ علوم کی طرف سمجھنے کی قرآن کو سمجھنے کی اللہ کے رسول کی
تعلیمات کو سمجھنے کی میں آپ کی بڑھتی چلی جائے گی اللہ تعالیٰ کا خطبہ ...
عربی آیت جب ہم نے لوگوں کو قرآن کو سمجھنا آسان کر دیا ہے دوسری بات
اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں وفی انفسکم...مسلمان سے اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیمسلمانوں میںتمہارے اندر ہوں وفی انفسکم...میں تمہارے اندر ہوں افلا
تبصرون...تم مجھے دیکھتے کیوں نہیں؟ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کیا بات فرمائیں آپ
غور کریں وفی انفسکم ...میں تمہارے اندر ہوںتم مجھے دیکھتے کیوں نہیں؟
مقصدیہ ہے کہ انسان اپنے اندر جھانکنا سیکھ لیں ۔انسان اپنی ذات کا عرفان
حاصل کر لیں انسان اپنی روح کو تلاش کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے
اللہ تعالیٰ کو سن لیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عظمت پیش کر تا ہے ۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم رسول اللہ ؐ کی تعلیمات ہر
عمل کر یں اورتفرکہ بازی سے ہمیں نجات حاصل ہو جائے شکریہ۔اختتام

خطبات

خواجہ شِمسُ الدّین عظیمی

Audio cd 46

Track 2

Time 33:03

۲۔انفرادی سوچ تباہی ہے

... آدھے منٹ سے ریکارڈنگ غائب

آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے آپ غور فرمائیے کہ انسان جب اجتماعی انداز
میں سوچتا ہے تو وہ انکار کرتا ہے اور جب کوئی انسان انفردی سوچ میں زندگی
گزاتا ہے تو وہ اپنی ذات کے خول میں بند ہو جاتا ہے ۔انحصار اس کے اندر سے
نکل جاتا ہے۔ جہاں اجتماعیت نکل گئی وہاں انحصار نکل گیا تو جب انسان
میںسے انحصار نکل گیا تواجتماعیت ختم ہو گئی اور فساد برپا ہو تا چلا گیا اور
اللہ تعالیٰ نے نیا ایک نظام بنایا اور آدم کو اللہ تعالیٰ نے بحیثیت نائب اور خلیفہ کے
زمین پر قائم کر دیا ۔آج کا دور پھر وہی دور ہے کہ انسان کے اندر سے اجتماعیت
نکل گئی ہر انسان انفرادی سوچ میں غرق ہر انسان دوسرے انسان سے توقع
رکھتا ہے کہ یہ میرے کام آئے لیکن کو ئی انسان یہ نہیں سوچتا کہ جب ہم کسی

انسان سے توقع رکھ رہا ہوں تو مجھے بھی اس کے کام آنا چاہئے۔یہ سوچ بہت
دنیا میں عام ہو گی ہے ۔کسی کوانفردی کہو ،جو بھی کچھ آپ کہے لیجئے کہا
جاتا ہے اس یہ اس وقت ہے دنیا میں یہ سب سے زیادہ مسلمانوں میں ہے ۔اب
غور فرمائیے ایک مسلمان میں اجتماعیت نہیں۔ ہر آدمی اپنی انفرادی سوچ میں
بند ہو کر زندگی گزار رہا ہے ۔اگرا نفرادی سوچ میں بند ہو کرآپ زندگی نہیں
گزاررہے تو اسلام میں اتنے تفرکے کیسے بنے گئے ۔ اسلام تو اجتماعیت کا نام
ہے یہ تفرکے اتنے سارے کیسے بن گئے ۔اچھا ہر تفرکے یہ کہہ رہا ہے میں جنتی
ہوں یہ دوستی ہے ہر تفرکے یہ کہہ رہا ہے میں یہ دوستی ہے میں جنتی
ہوں ۔اب اسے سے پوچھے کہ بھئی ٹھیک ہے تم جو یہ کہہ رہے ہو سب دوستی
ہیں میں جنتی تمہارے پاس اس بات کی کہاں سے صنعت آگئی کہ تم جنتی ہوں
کیا اللہ میاںنے تم سے کہہ دیا کیا فرشتے کان میں آکر کہہ گیا کہنے جی بس بات
وہی ہے انفرادی انفراد جو ذہن میں آگیا۔تو اب اس کا یہ مطلب ہوا اللہ تعالیٰ
کا جو نظام ہے وہ انفرادی ہے ہی نہیں۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے پانی پیدا کیا کہ پانی
میں انفرادیت نہ آئے یا ہے کیوں جی... ؟پانی میں انفرادیت ہے یا اجتماعیت ہے ؟
بھئی سانپ بھی پانی پیتا ہے ،بیچھو بھی پانی پیتا ہے ،شیر بھی پانی پیتا ہے،بکری
بھی پانی پیتی ہے،،درخت بھی پانی پیتے ہیں ،پر ندے بھی پانی پیتے ہیں،انسان
بھی پانی پیتے ہیںتو اجتماعیت ہوئی یا انفرادیت ہوئی؟بارش برستی ہے آپ نے
دیکھا ہو گا بارش وہاں بھی برستی ہے جہاں کھیتی اگتی ہے ،بارش وہاں بھی
برستی ہے جہاںمیدان ہے کھیتی اگتی ہی نہیں ہے ، ،بارش وہاں بھی برستی ہے
جہاںکچے میدان ہوتے ہیں کچھ اگتا ہی نہیں ہے ۔ ،بارش وہاں بھی برستی ہے
پہاڑوں پر بھی برستی ہے جہاں گھاس کا آپ کو ایک تنکا نظر نہیںآتا ،بارش وہاں
بھی برستی ہے جہاںکچڑہو تی ہے، ،بارش وہاں بھی برستی ہے جہاں صاف
ستھری زمین ہو تی ہے ،بارش یہ نہیں دیکھتی کہ مجھے ایسی جگہ برسنا چاہئے
جہاں کھیتی باڑی ہو اور درخت اُگے ہو ئے ہوں ۔بارش اجتماعی ہے جب وہ
برسے گی تو ہر جگہ بر سے گی ،بارش وہاں بھی برستی ہے جہاںاللہ کے دوست
رہتے ہیں ،بارش وہاں بھی برستی ہے جہاںاللہ کے دشمن رہتے ہیں ،زمین
کھیتی اُگاتی ہے اللہ تعالیٰ کے لئے کیا مشکل کام اللہ تعالیٰ کہتے ہیں بھئی دیکھو
بات سنو اگر چوبیس گھنٹے میسو دفعہ سجدہ کرو گے تو روٹی ملے گی۔ اگر
چوبیس گھنٹے میںدس دفعہ نماز پڑ ھو گے تو ہوا ملے گی ۔اگر چوبیس گھنٹے
میںپانچ مرتبہ اللہ کو نہیں پکاروگے تو آکسیجن نہیں ملے گی ۔ آپ بتائیے کوئی
آدمی اللہ کا سجدہ کئے بغیر رہے سکتا تھا ۔بھئی اللہ تعالیٰ مالک ہیں ۔دوسری
بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں بھئی ٹھیک ہے تم پیسے کما رہے ہو ہم نے تمہیں
طاقت دی ،تمہیں دماغ دیا ،تمہارے لئے وسائل فراہم کئے کہ بھئی اگر ہم نے لوہا
بنایا تو تم مشینیں بنا رہے ہو، ہم نے پتھربنایا تو تم گھر بنا رہے ہو،بھئی ہم کو
پیسے چاہئے تو انسان پیسے گنتے گنتے تھک جائو ۔اب آپ پانی استعمال کر تے ہوں
ٹھیک ٹھاک بل آجاتا ہے تو ایسے ہی بل آسمان سے اللہ کی طرف سے آنے لگے تو

پھر کیا کروں گے ۔آپ زمین پر گھر بناتے ہیں زمین نے لاکھوں کروڑوں قیمت ہو
تی ہے ایک صاحب بتا رہے تھے کہ وہاں کلفٹن پر ۳ ہزار گز کا پلاٹ ۹کروڑ روپے
کا بخ گیا اللہ کے پاس کتنے پیسے گئے بھئی اورزمین کی ملکیت کس طرح ہے اگر
زمین کی ملکیت انسان کی ہے تو مرنے کے ساتھ ساتھ کتنی زمین انسان لیجاتا
ہے ۔گھر میں سو لے کمرے آپ کے ہیں، دس کمرے آپ کے ہیں ، چار کمرے آپ کے
ہیں ،پانچ کمرے آپ کے ہیں اور جب مرتے ہیں تو٦ فٹ کی جگہ ملتی ہے ۔کوئی
آدمی قانون ضعیف قانون کو کہتے ہیں جب مرا کیا لے گیا وہی چھ فٹ کی جگہ
اب وہ چھ فٹ کی جگہ بھی اس نے مفت میں نہیں لی پیسے کی لی تو زمین ہو،
آسمان ہو ،چاند ہو ،سورج ہو، پانی ہو ،ہوا ہو ہر چیز اجتماعی اعتبار سے اللہ
کی مخلوق وہ انکاری اگر سورج دھوپ دینے سے انکار کر دے تو یہاں ساری دنیا
میں حشرات الارض پیدا نہیںہو جائیں گے کہ ساری دنیا کو کھا جائیں۔ اب دھوپ
نہ نکلے اگلے بیس بائیس دن دھوپ نہ نکلی دیکھئے کیا ہر گھر میں بیماری
نزلے ،زکام ،وائرس ،کھانسی یہ وہ لوگوں نے کہا یاتو اللہ میاں بارش بر سا یا
دھوپ نکال یاتو اللہ میاں بارش بر سا یا دھوپ نکال ،اب یہ پنجاب میں سیلاب
آگیا اللہ تعالیٰ اپنے حفیظمان کوئی باپ نہیںمخلوق کی مجبوری ہے کہ اس کا
باپ ہونا مان میں رکھے مجھے تو یہ عذاب ہی نظر آتاہے ۔اب دیکھئے جب تک وہ
پانی صیحح صیحح چلتا رہا سرکشی اس نے اختیار نہیں کی اسی پانی کی سے آپ ہے
،اسی پانی سے گیہوں بھی ہو رہے ہیں ہر چیز اُگ رہی ہے ،پانی ذراسرکش ہو
گیا آپ دیکھ لیجئے کہتے ہیں گیارہ لاکھ آدمی متاثر ہو گئے اور ہزار وں مرد پانی
میںگر گئے۔پانچ کروڑ ہو گئے میں روز اخبار لیکر بیٹھتا ہوں اور یہ دیکھتا ہوں کہ
بلا شبہ یہ ہے تو عذاب اس کو آپ اللہ تعالیٰ کی مہربانی تو نہیں کہہ سکتے کہ
جناب ہزاروں بہہ گئے اور لاکھوں آدمی متاثر ہو گئے ہزاروں ہزاروں اکڑ زمین
بر باد ہو گئی ،کھیتیاں ختم ہو گئیں ،چاول برباد ہو گئے اس کو کوئی اللہ تعالیٰ
کی رحمت نہیں کہا جا سکتا ہےعذاب ہے کھلا عذاب ہے ہما رے اعمال کی
سزاہے۔ لیکن صاحب آج پانچ چھ روز ہو گئے ایک خبر مجھے ایسی کہ علامہ،
علمہ، مو لانا ،اشم شاعر،پیر ،فقیر ،دانشور ،عظیم ،سر پکڑ کر بیٹھیں ہو ں کہ
انہوں نے کہا یہ عذاب ہے اجتماعی دعا کر ائو وہاں عذاب ہو رہا ہے وہ لوگ
بھی پریشان ہیں اور جہاں عذاب نہیں ہو رہا وہ بھی پریشان ہیں ۔لیکن اللہ
کی طرف کسی کا ذہن ہیں ہے۔ اسی صورت سے عراق کی ،لڑائی ہو ئے وہ
سارے عرب کو کھا گئے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا یہودیو ں
اور نصارا کبھی تمہارے نہیں ہو نگے ۔قرآن میںیہودی اور نصارا سے کبھی یقین
نہیں رکھنا یہودی اور نسارا تمہاری فلاح کبھی نہیں چاہتے ۔اب دیکھئے انہوں نے
اجتماعیت اختیار کی ۲۹ فٹ کی جگہ ہو گئی سب کو کھا پی کر برابر کر دیا ہے
اس زمانے میں بھی میں یہی دیکھتا تھا سنتا تھا کہ یہ تاریخ ہے ۔ہزاروں سال
کی یہ تاریخ ہے کہ جب بھی لوگ بیت اللہ شریف پر اجتماعی حیثیت سے اللہ کے
حضور جھک گئے ۔اللہ سے انہوں نے کچھ مانگا اور دعا کی توبیت اللہ شریف سے

نکلنے سے پہلے پہلے وہ دعا قبول ہو گئی ۔تاریخ میں ایک مثال ایسی نہیں ملتی
کہ لوگوں نے اجتماعی دعا کی ہو اور وہ بیت اللہ شریف سے باہر آئے ہودعا
قبول نہ ہو ئی ہو یابات میںقبول ہوئی ہے۔ہو دعا قبول ہوئی ۔لیکن صاحب پو را
عرب ختم ہو گیا یہ ہوش ہی نہیں ہے کہ بیت اللہ شریف میں جاکر طوبہ
استغفار کریں ۔اللہ سے دعا کریں اس کا کیا مطلب اس کا یہ مطلب کہ مسلمان
کے اندر سے اجتماعیت ختم ہو گئی۔ وہ ٢٩ بھی جمع ہو گئے مسلمان چار بھی
جمع نہیںہو ئے ۔اب اللہ تعالیٰ کو یہ جو نظام ہے جیسے میں نے عرض کیا کہ اللہ
کے نظام میں انفرادیت نہیں ہے ۔سورج ایک فرض ضرور ہے۔ لیکن سورج کی
روح کو آپ انفردی حیثیت نہیں دے سکتی ۔سورج تو مغرب میں بھی نکلتا ہے،
مشرق میں بھی نکلتا ہے ،جنوب میں بھی نکلتا ہے، شمال میں بھی نکلتاہے ،ہر
جگہ نکلتا ہے ۔چاند بحیثیت انفردی کے چاند آپکو ضرور نظر آتا ہے ۔لیکن چاندنی
کو تو آپ محدود نہیں کر سکتے۔ قید نہیں کر سکتے۔ ایک اجتماعی ہے ہے۔ہوا میں
اجتماعی، پانی میںاجتماعی ،زمین کی حیثیت اجتماعی اور جب یہ اجتماعیت قائم
رہتی ہے تو انسان وہ کام کر تا ہے جو اللہ تعالیٰ کا اپنا ذاتی کام ہے۔ کیوں کہ
اللہ تعالیٰ کا نظام ہی اجتماعیت ہے ۔اس لئے جب بھی کوئی بھی یہ قوم خواہ
کو ئی بھی یہ شرت نہیں ہے مسلمان ہو مسلمان تو اگر اجتماعیت پر چلے اس
کے اوپر تو فرشتے نازل ہو تے ہیں کوئی بھی قوم جب اجتماعیت پر کام کر ے گی
تو اس کا فائدہ ہو گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وعتصموابحبل اللہ جمیعاولا تفرقوا...
کہ اللہ کی رسی کو متحد ہو کر متحدہو کر کیا مطلب یعنی اللہ تعالیٰ کی ساتھ
نہیں اجتماعیت کے ساتھ متحد ہو کر اجتماعیت کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ پکڑ
لو ... وعتصمو ابحبل اللہ جمیعا...اللہ کی رسی کو مضبوطیہ کے ساتھ اجتماعیت
کے ساتھ پکڑ لو اور اجتماعیت کو ردنہ کرو ۔ انفرادی زندگی نہ گزاورلا تفرکو...
کا مطلب یہ ہے کہ انفرادی زندگی ایک جھاڑو ہے۔ اس جھاڑو کے سو تنکے آپ لے
لیں ۔اس کو باندیں کسی کے ماریں نیل پڑ جائے گا۔ اچھا اس جھاڑو کو کھول دیں
سو تنکے ایک ایک کر کے ماریں ۔اب دیکھئے آپ نے سو تنکے مارے اور بندھی ہو ئے
جھاڑوایک ماری چوٹ کس کی پڑی کیوں اجتماعیت ہے ۔تو اللہ کا جو نظام ہے
اس نظام میںجب اجتماعیت ختم ہو جائے گی ۔زمین پر فساد برپا ہے ۔جب تک
اجتماعیت رہے گی زمین پر فساد برپا نہیں ہے اور جب انفردیت آجائے گی تو
زمین پر فساد کے علاوہ آپ کو کچھ نہیں ملے گا ۔اب دیکھئے نہ ہر مسلمان اپنی
سوچ رہا ہے اپنے بھائی کا کچھ بھی ہو مثلاًاب دیکھیں ملاوٹ ہے ۔اب ایک آدمی
آٹے میں ملاوٹ کر رہا ہے وہ خوش یوں ہو رہا ہے کہ میں پیسے کما رہا ہوں۔
بھئی آٹے میں اس نے بھوسی ملادی یا سوکھے ٹکڑے ملا دئیے اب وہ خوش ہو رہا
ہے دس روپے مل رہے تھے میں نے پندرہ کمالئے اب یہ انفرادی کی کیفیت ہے ۔
دوسرا آدمی مرچوں میں ملاوٹ کر رہاہے۔ وہ بھی خوش ہو رہا ہے میں نے دس
روپے کے بجائے بیس روپے کمالئے۔ تیسرا آدمی دودھ میں ملاوٹ کر رہا ہے وہ
بھی خوش ہو رہا ہے میں نے پیسے کمالئے۔ لیکن یہ انفرادی عمل سے اجتماعی

فائدہ ہو رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا ہر آدمی انفرادی
نفع کے لئے دوسرے آدمی کو دھوکا بھی دے رہا ہے۔ ذہر بھی دے رہا ہے اور اس
کی زندگی سے بھی کھیل رہا ہے وہاں لندن میں میں نے سنا لوگوں سے کہ وہ
قتل کیس کو معاف کر دیتے ہیں ۔لیکن ملاوٹ کے کیس کو معاف نہیں کر تے وہ
کہتے ہیں قتل کیس تو انفرادی ہے ملاوٹ کا کیس اجتماعی ہے ۔جب ایک آدمی
نے کسی چیز میں ملاوٹ کر دی تو اس کا مطلب ہے اس نے پوری قوم کو ذہر دے
دیا ۔ایک اور صاحب نے مجھے سنایا وہ پاکستانی تھے کہنے لگے صاحب میں ایک
جگہ مینجر ہو گیا ۔دوسرا اس کا کاروبار تھا خاتون تھی کوئی توایک زمانہ ایسا
بھی آتا ہے کہ جانوروںکا دودھ کم ہو جاتا ہے ۔جانوروں کا جب دودھ کم ہوااس
مہینے میں جب اس کے پاس بل گیا توبل پورا تھا تو ان پاکستانی صاحب نے کیا کیا
فرق پڑھتا ہے کہ جس کی یہاں دو سیر جارہا ہے دو سیر پانی ملا دو اب اس کے
پاس جب بل چھوڑا گیا تو اس نے کہا بھئی یہ مہینے تو پورے پیسے تو نہیں ہیں
وہ کہنے لگی کیسے وہ کہنے لگے جتنا دودھ جانوروں کا کم ہو تا ہے۔ اس میں
ہم اپنے جوسالمین ہیان کو کم کر دیتے ہیں۔ اگر کسی کا دو سیر دودھ بندھا
ہوا ہم اسے پونے دو سیر دودھ دیتے ہیں ،کسی کا تین سیر بندھا ہوا ہم اسے
دھائی سیر کر دیتے ہیں۔ یہ پھر کیسے پو را ہو گیااس مہینے میں تو پیسے کم آتے
ہیں یہ ایک عورت بات کر رہی ہے تو انہوں نے کہا جی میں نے٧٦ آپ کی بھلائی
کے لئے آپ کے فائدے کے لئے پانی تو وہ کہتے ہیاتنی اظہار تھیے وہ خاتون کہے
اچھا تم میری قوم کو ذہر دے رہے ہوے اتنے ظالم آدمی ہو اس کو کھڑے کھڑے
نوکری سے نکال دیا۔ اب دیکھئے انفرادی طور پر اب سوال مسلمان اور غیر
مسلمان کی نہیں ہے سوال یہ ہے کہ ایک آدمی اللہ کے نظام کو

flow

کر رہا ہے ایک آدمی اللہ کے ساتھ بغاوت کر رہا ہے ہرد نے چا ہا رہا ہے اس
سسٹم کو خراب کر نا چا ہا رہا ہے ۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اللہ کا
نظام جی اسی حساب سے نہیں مسلمان کی یہ ڈیوٹی ہے وہ اللہ کے سسٹم
میںخرابی پیدا نہ کرے اب مسلمان خرابی پیداکر تا ہے۔ غیر مسلم اللہ کے سسٹم
کے مطابق چل رہا ہے تو قانون ہے ۔اب میوہاں بیٹھا ہوا تھا لطیفے بازی ہو
رہی تھی کبھی کبھی ہنسا بھی چاہئے ۔انہوں نے کہا یہ جو انگریز ہیں جنت
میں جائیں گے۔ میں نے کہا کیوںنہیں جائیں گے ۔کہا جی یہ انگریز ہیں ہمیں نے
کہا ایک کہانی کی طرح تو بات کر تے ہیں ہے تو گستاخی والی بات کہ جب
حشر و نشر ہو گا اللہ تعالیٰ جیج بنیں گے۔ سب ہی پتا ہے اب وہ اللہ تعالیٰ
بلائیں گے انگریزوں کو ہاں بھی تم کو ہم نے دنیا میں بھیجا تم نے کیا کام کیا ؟وہ
کہے گا اللہ میاں ہم نے تو کیا کام کیا ایک ٹیلیفون بنا لیا ایک بچھڑے ہو ئے ماں
بیٹے کو شوہر بیوی کو بہن بھائیوں کو اس ٹیلیفون کے ذریعے ملا دیا یہاں بہن
کراچی میں تھی بھا ئی امریکے میں تھا دونوں ایک دوسرے کی محبت تڑپ رہے

تھے ایسے گھمیا اور بات کر لی ۔دونوں کو تسلی ہو گئی اور خوش ہو گئے ۔اچھا
اور کیا کام کیا انہوں کہا اللہ میاں لوگ پیدل چلتے تھے جو سفر سال بھر میں
پورا ہو تا تھا وہ ہم نے گھنٹوں میں پورا کر ا دیا ۔کہا اچھا ۔کہا جی جہاز بنا دیا
تو اللہ میاں نے کہا نہیں نہیں تم بہت خراب ہو تم غرق ہو جائو۔تم نے ہماری
مخلوق کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ ملا دیا ایک دوسرے سے فاصلے کم کر دئے یہ تو
اللہ میاں ہم نے وہ دل بھی بنا لیتا تھا کہ دل فیل ہو گیا تو دل میں تڑپاکے اس
بندے کو کھڑا کر دیا اچھا زندگی دے دی تم نے اتنا برا کام کیا لیجائو اسے یہاں سے
بلا شبہ گستاخی ہے۔اب مسلمان آئے ہاں بھی تم نے کیا کیا وہ کہنے لگے جی بس
ہم نے ایک دوسرے کے سر پھوڑ والئے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگائے ۔دوبندے
دونوں نماز بھی پڑر ہے ہیں،دونوں کے ڈاڑیاں ہیں ،دونوں کا ایک ہی فقہ
ہے ،ایک ہی حج ہے ،ایک ہی زکوٰۃ ہے ،ایک ہی آذان ہے ،ایک ہی افطار ہے ،ایک
ہی سحر ہے ،نہیں پھر بھی کہے رہے ہیں نہیں تو کافر ہے توکافر ہے تو دوزخی
ہے تو جنتی ہے یہ مزاق ہے اللہ تعالیٰ کا جو نظام وہ مسلمان کے طادے نہیں ہے
مسلمان اللہ کے نظام کے طادے ہے ۔اگر مسلمان اللہ کے نظام کو

flow

نہیں کر ے گا ،اللہ کے سسٹم کو خراب کرے گا تو وہ کہے رہا ہے نہ مسلمان
اللہ تو نہیں مان رہا ہے ۔مسلمان کا مطلب یہ ہے اللہ کا جو سسٹم ہے اللہ کا
جو نظام ہے اس کو سمجھیں اور اسے سمجھنے کے بعداس نظام کے مطابق اپنی
بھی زندگی گزارے اور اپنے بھا ئیوں کے لئے وہ ہی چاہئے جو اپنے لئے چاہئے ۔تو
اب دیکھئے پھر وہاں آجائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں زمین پر نائک اورخلیفہ
بنانے والا ہوں ۔ فرشتوں نے کہا یہ تو فساد خون خرابہ برپاکر دے گا ۔اللہ تعالیٰ
نے آدم کو علوم سیکھا ئے ۔اب وہاں دیکھئے آدم زیر بحث ہے اللہ تعالیٰ نے یہ
نہیںکہا کہ میںنے مسلمان کو علوم سیکھا ئے سنے کی بات ہے یہ کہاں کہا اللہ
تعالیٰ نے ولالمامسلم الاسماء آدم کو علم سیکھا ئے تو آدم کی اولاد تو نہیں ہے
اب بھئی دنیا میں سب ہی انسان آدم کی اولاد ہیں ۔سوال یہ ہے کہ ان علوم
کو اللہ تعالیٰ مے ان لوگوں کے لئے آسان کر دیا جو پیغمبروں کو تسلیم کر تے ہیں
جو پیغمبروںطرز فکر کو اپناتے ہیں۔لیکن محز آپ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ
پڑھ کر آپ یہ کہیں کہ ہم مسلمان ہیں تو یہ تو بڑی عجیب بات ہے خہد بندے
کجو سمجھ میں نہیں آتی لا الہ اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے بعد تو یہ ذمہ
داری ہو جاتی ہے کہ سیدناحضور علہم الصلوٰۃ والسلام کی طرز فکر کے مطابق
پوری پوری طرز فکر پیغمبروں کی آپ کے اندر داخل ہو جائے اگر کلمہ پڑ کر
پیغمبرو ں کے طرز فکر آپ کے اندر نہیں آئی توآپ ہو گے مسلمان اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں قلو اسلمنا...یہ لوگ کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ کہے رہے
ہیں میں نہیں کہے رہا قلو اسلمنا ...یہ لوگ کہتے ہیں ہم مسلمان ہیںولما
یدخلیل ...لیکن کہے رہے ہیں ہم مسلمان ہے لیکن ابھی ان کے دلوں میں ایمان

داخل نہیں ہو ااس آیت سے یہ بات پتا چلی کہ ایمان الگ چیز ہے مسلمان ہو نا
الگ چیز ہے ہوے ایمان کیا ہے وہ ایما ن اجتماعیت ہے ہوے ایمان توحید ہے ایسی
تو حید جو اجتماعی حیثیت سے ہر آدمی اللہ کو ایک مانے اللہ کا اقدار اعلیٰ کا
سپاہی تسلیم کر ے ۔اللہ کو بڑا جانے اللہ کے نظام میں اور اللہ کی سسٹم میں
کو ئی دخل اندازی نہ کرے ۔اور اللہ کا سسٹم اور اللہ کے نظام میں پھر آپ غور
فرمائیں جیسے میں نے آپ سے عرض کیا اللہ کا سسٹم میں انفرادی ہے ہی نہیں
بتائیں ماشا اللہ اتنے سارے لوگ کسی بھی عنوان سے اللہ تعالیٰ کے نظام میں
کہاں انفراعیت ہے کیوں جی...ہیں ...؟کہیں نہیں پھر آپ تواقع دہرالیں پانی
دیکھیں وہ آپ کو اجتماعیت ہے ،ہوا دیکھیں وہ بھی اجتماعیت ہے آپ کو
اجتماعی فائدہ پہنچا رہی ہے آکسیجن ،زمین ،دھوپ ،چاندنی،یہ سب چیزیںاللہ
کی کی بنا ئی ہو ئی آپ کو انفرادی فائدہ پہنچا رہی ہیںیا اجتماعی فائدہ پہنچا
رہی ہیں تو اللہ کے نظام میں انفراعیت ہے تو اب یہ کسوٹی بن گئی ۔اگر
انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق عتصموابحبل اللہ جمیعا ولا...اللہ
تعالیٰ کے بنا ئے ہو ئے قانون کے مطابق اجتماعیت نہیں ہے اس کے اندر انفرادیت
ہے تو اللہ کے سسٹم کا اللہ کے نظام کا باغی ہے ۔اور اس باغی کی سزا آپ کو
پتا ہے ۔آج مسلمان جس سزا میں مبتلا ہیں دنیا میں اتنا ذلیل ہے مسلمان کہ
کوئی قوم نہیں ہے ۔ ہر مسلما ن خود اپنے آپ سے شرمندہ ہے ۔ابھی ایک
صاحب سنا رہے اپنا چشمدید واقعہ کہ وہاں جتنے بھی لوگ تھے وہ گئے تھے عمرہ
کرنے تو وہاں ایک صاحب گئے اتنی بہت بڑی ڈیورھی تھی تو ان کو پولیس والوں
کو کوئی شبہ ہوا وہ جناب کہنے لگے کہ زور سے ہاتھ مارا ہے اندر سے ہیروئن
کی پڑیا نکلی ۔بات وہی اجتماعیت ختم وہ گئی ۔اب یہ جتنے آپ مکہ مسجد میں
جاتے ہیں تو ہندو تو جاتے نہیں غیر مسلم نہیںجاتے مسلمان ہی جاتے ہیں ہوے
رپوٹ آئی تھی کہ وہ ہیروئن کے چکر میں بیالیس آدمیوں کے سر اتار لئے وہی
انفرادی مادیت لا لچ دنیا کی حوس تو جب تک مسلمانوں کے اندر اجتماعیت
نہیںآئے گی یہ اللہ کی کتاب میں مبتلا رہے گا کوئی چیز اسے نہیں بچا سکتی اگر
کوئی چیز اسے بچا سکتی ہے اللہ کے عذاب سے اگر کسی عمل کی بنیاد پر یہ
باعزت ہو سکتا ہے تو وہ یہی ہے اللہ کی رسی کو متحد ہو کر مضبوطی کے
ساتھ پکڑ لو ۔آپس میں تفرکے نہ ڈالو ،آپس میں اپنی انفرادی حیثیت قائم نہ
کرو ،قرآن ایک ہے ،اللہ ہے ،رسول ایک ہے ،تفرکے کیسے الگ ہو گئے کیا مطلب
ہے کیا قرآن کے دس معنی ہیںاب کہتے جی ۷۲ فرکے ہیں کیا قرآن میں ۷۲ طریقے
ہیں۔ناعوذ با اللہ ...قرآن کو ایک ہے تو یہ جو دنیا میں جو فرشتوں نے کہا تھا یہ
فساد برپا کرے گا ۔تو فساد برپا کرنے کا یہ تھا کہ آدم کے اندر ایک صفت یہ بھی
ہے کہ اس کے اندر انفرادی سوچ ہو گی ۔لالچ لالچ بھی انفرادی ہے کیبر کیا چیز
ہے کیبر اجتماعی تو نہیں ہو تا خواہش کیا چیز ہے یہ بھی انفرادی ہے ۔تو قوم
مسلمان تو ایک ارب ہیں ہم وہاں تک ہماری آواز نہیں پہنچ سکتی ۔لیکن جتنے
لوگ یہاں تشریف لائے ہیں اللہ تعالیٰ کے نام کے اوپر یہاں آئے ہیں اللہ تعالیٰ کی

باتیں سنے کے لئے آئیں ہیںتو یہاں جتنے بھی لوگ یہاں بھی سوچتے ہیں اپنے
گھروں میں بھی جاکر سوچتے ہیں کہ اگع ہمارے اندر انفرادیت مزید بڑھ گئی تو
ہم مزید ذلیل ہو نگے ۔ مزید اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم ہو تے چلے جائیں
گے اور ہمارے اندر اجتماعیت ہو گئی تو ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بارش بن
کر برسیں گیں تو کم از کم مانے والے لوگ ہیں وہ تو طے کر کے اٹھیں کہ ہمیں
اجتماعی زندگی اپنا نی ہیں۔ہمیں اللہ کے نظام پر غور کرنا ہے اللہ کے سسٹم پر
غور کر نا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اللہ کی نشانیوں پر
غوروفکرکریں اللہ کے نظام پر تفکر کریں سو چیں سورج یہ دھوپانفرادی نہیں
ہے،چاندنی انفرادی نہیںہے ،ہواانفرادی ،زمین انفرادی نہیںہے ۔محبت کیا آپ
محبت کو انفرادی کہہ سکتے ہیںاللہ تعالیٰ کی محبت کیسے انفرادی ہوسکتی ہے
...عربی آیت ...اے رب کریم تو تو سب کو کھلا تا ہے تو دشمنوں کو کھلا تا ہے
دوست کہہ کر تو تو دشمنوں کو بھی روٹی کھلا رہا ہے رزق فراہم کر رہا ہے
پھر ہم ٹوٹے پھوٹے تیرے دوست کیسے محروم ہو سکتے ہیں۔لیکن دوستوں کی
بھی تو کوئی ذمہ داری ہے اوردوستوں کی ذمہ داری یہی ہے کہ خدائی نظام کو
سمجھنے کے لئے آپ غورو فکر کریں اور اللہ کا جو سسٹم ہے اس سسٹم میں آپ
اس بات کو تلاش کریں کہ اس میں کہیں انفرادیت ہے آپ ساری زندگی بھی
تلاش کر تے رہے گے اللہ کے سسٹم میں انفرادیت نظر نہیں آئے گی ہر جگہ
اجتماعیت ہو گی ۔اس سے یہ پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ اجتماعیت کو پسند کر تے
ہیںاور جب کو ئی بندہ انفرادیت سے نکل کر اجتماعیت زندگی میں داخل ہو گا تو
ظاہر ہے اس نے وہ کام شروع کر دیا ہے ۔جو اللہ تعالیٰ اپنا کام ہے اور جو اللہ
تعالیٰ اس سے خوش ہو تے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کوعمل کرنے کی توفیق عطا
فرمائے ۔